

یہ ہیں نماز کے ثمرات

کہاں سو گئے انہیں لینے والے؟

تالیف

از ہری احمد محمود

ترجمانی

مشاق احمد کریمی

ناشر

مکتب دعوت و عومعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

انٹرنیٹ سیکشن

www.islamhouse.com

یہ ہیں نماز کے ثمرات کہاں کھو گئے انہیں لینے والے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی الْمُتَّفَرِّدِ بِالْبَقَاءِ، وَالْمُنَزَّہِ عَنِ الشُّرَکَآءِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی النَّبِیِّ زَیْنَةِ الْاَتْقِیَآءِ، وَعَلٰی آلِهِ وَاَصْحَابِهِ قَدْوَةَ الْاَوْلِیَآءِ، وَبَعْدُ:
ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے سزاوار ہے جس کی ذات گرامی تنہا بقا کے ساتھ منفرد اور
شرکاء سے پاک ہے۔ اور درود و سلام نازل ہو نبی کریم کی اس ذات اقدس پر جو متقیوں کے
لئے زینت ہیں۔ اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب پر جو اولیاء کرام کے مقتدا و پیشوا ہیں۔ اما بعد:
میرے پیارے مسلمان بھائی! نماز وہ بلند ترین عبادت ہے جس سے وہ مومن قلوب الفت
و محبت رکھتے ہیں جو اس کے عظیم قدر و قیمت سے واقف ہیں۔

یہ وہ ملاقات ہے جو لذتِ جدت سے شاد کام ہوتی رہتی ہے۔ اور ہم برابر محاسبہ کی چوکھٹ
پر کھڑے ہیں۔ یہ مصلیوں کی جماعت ہے جو اس پاکیزہ ندا کو سن کر کہ ”حَسْبِيَ عَلِيُّ الصَّلَاةِ،
حَسْبِيَ عَلِيُّ الْفَلَاحِ“ (نماز کے لئے آؤ، کامیابی پانے کے لئے آؤ) تو ہر وہ دل اس پر لبیک
کہتا ہے جو اس ندا کے فضل و شرف سے واقفیت رکھتا ہے۔ چنانچہ لوگ ان پاکیزہ گھروں،
کائنات کی بہترین جگہ میں تشریف لاتے ہیں اور ان کے اجسام و قلوب اللہ کا تقرب حاصل
کرتے ہوئے اس کے ذکر و مناجات اور توحید کے ساتھ سراپا توجہ رہتے ہیں۔
انواع و اقسام کی لذتوں سے مصلی شاد کام ہوتا ہے جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا
ہوتا ہے۔

نصر بن محمد سمرقندی فرماتے ہیں: ”یاد رکھو! نماز کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ ہے جس
نے شادی کا پروگرام کیا اور دعوت و لیمہ دی اور اس میں ہر قسم کی لذت کے لئے انواع و اقسام

کے کھانے اور پینے کے سامان کا انتظام کیا جس کے ہر رنگ و قسم میں الگ الگ لذت و مزہ ہے۔ نماز کی یہی مثال ہے۔ رب نے بندوں کو اس کی دعوت دی ہے، اور اس میں مختلف قسم کے افعال و اذکار رکھے ہیں اور انہی کے ساتھ ان کو عبادت بجالانے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ہر قسم کی عبودیت و بندگی سے لذت کام ہو۔ گویا نماز کے افعال و حرکات کی مثال جیسے مختلف کھانے ہیں اور اذکار و دعا کی مثال جیسے پینے کے مشروب۔‘

لیکن یہ مصلیٰ حضرات ان لذتوں سے محظوظ ہونے میں آپس میں متفاوت ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ہر مصلیٰ اپنے صدق و اخلاص اور نماز میں اپنے دھیان و توجہ کے مطابق حلاوت و چاشنی حاصل کرتا ہے۔

میرے پیارے مسلمان بھائی! یقیناً اعمالِ صالحہ کے بہت سے ثمرات و فوائد ہوتے ہیں جن سے ان کو بجالانے والا بہرہ ور ہوتا ہے۔ اور یہ ثمرات بہتر طور پر اس وقت زیادہ ظاہر ہوتے ہیں جب عمل صالح کرنے والا اپنے عمل میں اخلاص کا پیکر ہو۔ اور نماز اعمالِ صالحہ میں ایک مہتمم بالشان عمل ہے، بلکہ یوں کہتے کہ رب کی توحید کے بعد سب سے اشرف و افضل عمل ہے۔ لیکن اے میرے مسلمان بھائی! کیا آپ نے کبھی اپنے نفس سے دریافت کیا ہے کہ وہ کون سے پھل ہیں جو میں اپنی نماز میں چنتا ہوں؟

اور کبھی نفس سے یہ پوچھا ہے کہ میں ان ثمرات کے مقابلہ میں کہاں کھڑا ہوں؟ بہت ممکن ہے کہ ایک مسلمان بہت زیادہ نماز پڑھنے والا ہو، لیکن وہ نماز کے ثمرات سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے!

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ”فلاں شخص بڑی لمبی نمازیں پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: نماز صرف اسی کو نفع پہنچاتی ہے جو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے،

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت: ۴۵) ”یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے“۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے ابن آدم! بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے
روکتی ہے، اگر تمہاری نماز تمہیں بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی، تو اس کا مطلب ہے کہ تم نماز
ہی نہیں پڑھتے“۔

پیارے مسلمان بھائی! اس میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ ایک مسلمان اپنی
نماز کی کھیتی سے پھل و ثمرات کیسے کاٹے؟

کتنے لوگ ایسے ہیں اور کتنے ہیں ایسے جو نماز کے یہ پکے ہوئے پھل چننے سے محروم
ہیں۔ جب کہ وہ مصلیوں میں سے ہیں، بلکہ کثرت سے نماز پڑھنے والوں میں سے ہیں۔ اب
ہم ذیل میں نماز کے بعض ثمرات و فوائد آپ کے لئے پیش کر رہے ہیں اور اس کے بہت قریبی
و نزدیک پھل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں..... لہذا آپ اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے کہ کیا آپ ان
پھلوں کو توڑنے والوں میں شامل ہیں؟

☆ نماز راحت و سکون ہے: میرے مسلمان بھائی! یاد رکھیں نماز دلی راحت و سکون کا
عنوان اور ربانی بخششوں کی خوشبو ہے۔ اقامت نماز میں دلوں کی سعادت و بے نظیر راحت
ہے۔ اب آپ کو یہ راحت حاصل ہے؟ آپ خود کو ٹوٹل سکتے ہیں! کیا آپ نماز پڑھتے ہوئے
یہ راحت و سکون محسوس کرتے ہیں؟

ہمارے سلف صالحین یہ راحت و سکون محسوس کرتے تھے اور جب وہ نماز میں مشغول
ہو جاتے تھے تو اپنے دن کے کیف و سرور سے سرشار ہو جاتے تھے۔

آئیے اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے! آپ اپنے حال کو خود بہتر جانتے ہیں، اپنے نفس کی پہلوؤں

میں اسے تلاش کیجئے، کیا آپ کہیں اس میں یہ ثمرہ محسوس کرتے ہیں؟
 نمازیوں میں بہت سارے ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں مگر کوئی اپنے نفس میں اس اثر کو نہیں
 ٹٹولتا اور اس طرح اس کی نماز زندگی کے ازدحام میں ضائع ہو جاتی ہے۔

عبداللہ بن محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں اور میرے والد اپنے ایک
 انصاری خسر کی عیادت کے لئے گئے، نماز کا وقت آ پہنچا، تو انہوں نے اپنے بعض گھر والوں سے
 کہا: اے لڑکی! وضو کا پانی لاؤ تا کہ میں نماز پڑھوں اور راحت بٹوروں۔ عبداللہ نے کہا: ہم نے
 ان کی اس بات پر نکیر کی، تو انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ
 ﴿قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ﴾ ”اے بلال! اٹھو اور ہمیں نماز سے راحت و آرام
 پہنچاؤ“۔ (اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے، صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: ۴۹۸۶)۔

اور یہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ ہیں، ایک مرتبہ ان کو آنکھ آنے کی شکایت ہو گئی، لوگوں
 نے ان سے کہا: اگر آپ عقیق نامی جگہ جاتے اور وہاں کی سرسبز و شاداب کھیتی و ہریالی دیکھتے تو
 آپ اس سے اس میں کچھ کمی اور ہلکا پن محسوس کرتے، یہ سن کر سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: ”پھر
 میں عشاء و صبح کی نماز میں کیسے حاضری دوں؟“۔

یہ تھے ہمارے سلف صالحین کے اوائل لوگ (اللہ ان سے راضی ہو) کہ نماز ان کے یہاں
 بڑی قیمتی غنیمت تھی، وہ اس کے شکار کرنے میں کوتاہی نہیں برتتے تھے۔ انہوں نے نماز کو اپنے
 قلوب میں بسا کر زندگی بسر کی، لہذا ان کے نفس شاداں و فرحاں تھے اور ان کے قلوب سکون
 و اطمینان کی دولت سے مالا مال تھے۔

☆ نماز ایک نور ہے: نماز کا نور انوار میں کیا ہی مکرم نور ہے! یہ ایسا نور ہے جو دنیوی ہر نور
 سے جدا ہے! بلکہ یہ تو ایسا نور ہے جو ملکوت قدسیہ سے اپنی روشنی حاصل کرتا ہے تاکہ صاحب نور

کو پاکیزہ راستہ کی رہنمائی کرے جو اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی ہے۔

ابوماک اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿..... وَالصَّلَاةُ نُورٌ.....﴾ ”اور نماز نور ہے“۔ (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

اے مسلمان بھائی! آپ اس نور کے مقابلہ میں کہاں کھڑے ہیں؟ کیا آپ خود کو ان لوگوں میں دیکھتے ہیں جو اپنی نمازوں کے نور سے روشنی لیتے ہیں، یا ان لوگوں میں جن کی نماز نور و روشنی ہی نہیں دیتی؟

اگر آپ اس دنیا میں یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ نماز کا نور کیا ہوتا ہے؟ تو اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی طاعت و خوشنودی کی توفیق ملتی ہے اور گناہ و معاصی سے بغض و نفرت پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ابتدائی نور ہے اور قیامت کا دن ہوگا تو یہ نور مزید بڑی شکل اختیار کر جائے گا جو صاحبِ نور کے لئے محشر کی تاریکیوں میں روشنی دیتا رہے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

☆ نماز غفلت کا علاج ہے: غفلت ایک خطرناک مرض ہے جو بہت سارے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، یہاں تک کہ وہ گناہ و معاصی میں گرفتار ہو چکے ہیں بلکہ یوں کہتے کہ گناہوں میں غرق ہو گئے ہیں۔ اور وہ انجام و عواقب سے بے خبر ہیں۔

چنانچہ غفلت قلب پر شدید قسم کا تالا ہے، لہذا غافل شخص کے قلب پر بہت ساری خیر نہیں پہنچ پاتی۔ اور سچی نماز غفلت کے لئے نفع بخش مؤثر دوا اور قلب کے لئے میل کچیل و نجاست سے طہارت و پاکیزگی کا سبب ہے۔ ارشادِ بانی ہے: ﴿وَإِذْ كُفِرَ رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ تَصْرِعًا وَخَيْفَةً وَذُؤْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الاعراف: ۲۰۵) ”اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی

کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔

امام مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: (بالغدو) یعنی آخر فجر، صبح کی نماز، اور (الأصال) یعنی آخر شام، عصر کی نماز۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ حَافِظٌ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ﴾ ”جو شخص ان فرض نمازوں کی محافظت کرے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو رات کو سو آیات کریمہ کی تلاوت کرے وہ قانتین میں لکھ دیا جائے گا۔“ (اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے: سلسلہ الصحیحہ: ۶۵۷)۔

میرے مسلمان بھائی! آپ اپنے حال پر غور کریں، کیا آپ اپنی نماز کا اثر اپنے افعال و اقوال میں پاتے ہیں؟ کیونکہ اپنی نماز سے نفع اٹھانے والا اپنے قول و فعل میں ربانی توفیق کی دلیل پالیتا ہے جو اسے اس بات کی آگاہی دیتی ہے کہ اس نے اپنی نماز سے فائدہ پالیا ہے۔ اور اگر آپ اپنے قول و فعل میں نماز کے اچھے اثرات نہیں پاتے، تو یہ بات یاد رکھیں کہ آپ خطرہ کے دہانے پر ہیں، اس لئے آپ اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے اور اس میں ہرگز غفلت کا شکار نہ بنئے، کیونکہ محاسبہ میں تاخیر و تمادی غفلت کو جنم دیتی ہے اور جس کا نتیجہ کار ممنوع و حرام باتوں میں ملوث ہو جانا ہے، یہاں تک کہ نماز جیسی شئی بھی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

لہذا اے میرے مسلمان بھائی! آپ مرض غفلت سے بچیں اور یاد رکھیں کہ آپ کی نماز مفید تریاق ہے، اگر آپ اسے کامل طور پر ادا کریں، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ ادا کرتے تھے۔

☆ نماز رنج و غم کو دور کرتی ہے: یقیناً نماز زندگی کی پریشانیوں، سختیوں اور مصیبتوں پر

بہترین مددگار ہے۔ اور آدمی پر جب مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے ازالہ کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اور اے کمزور آدمی! آپ اپنے رنج و غم اور مصیبت کو دور کرنے والا، قادر و قوی بگڑی بنانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ہرگز نہیں پائیں گے جو اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور اپنے رنج و مصیبت دور کرنے کے لئے اللہ سے فریاد کرنے، اسے پکارنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا سب سے قوی وسیلہ نماز کے علاوہ آپ کچھ اور نہیں پاسکتے۔ چنانچہ یہ نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید حاصل کرنے میں عجیب و غریب وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿فَلَوْلَا أَنَّهُ مِنَ الْمَسْبُوحِينَ، لَلَبْتُ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُنْعَثُونَ﴾ (الصافات: ۱۴۳، ۱۴۴) ”پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو لوگوں کے اٹھانے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ”یعنی یونس علیہ السلام نماز و دعا کرنے والوں میں سے تھے۔“

حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ﴿كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى﴾ ”نبی کریم حبیب پاک ﷺ کو جب سخت غم و مصیبت کا معاملہ درپیش ہوتا تو آپ نماز پڑھتے۔“ (اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے، صحیح ابوداؤد البانی حدیث نمبر: ۴۷۰۳)۔

پھر آپ کا کیا رویہ ہوتا ہے جب آپ پر مصائب نازل آتے ہیں؟ کیا آپ ان میں سے ہیں جو نماز کی پناہ لیتے ہیں؟

میرے مسلمان بھائی! یہ نماز کے ثمرات میں سے نہایت عظیم ثمرہ ہے، لہذا آپ اس میں کوتاہی برتنے والوں میں سے نہ بنیں۔

کیونکہ آپ نماز میں رنج و مصائب دور کرنے والے، مجبور و مضطر کی دعا سننے والے اللہ

عزوجل سے قریب ہوتے ہیں جب وہ مضطر سے پکارتا ہے۔

لہذا آپ اپنے حوائج و ضروریات بلکہ تمام حوائج و ضروریات کو اللہ کے سامنے پیش کریں اور کسی بھی معمولی ضرورت کو حقیر نہ جانیں، کیونکہ معمولی تھوڑی چیز بھی میسر نہیں آسکتی اگر اللہ تعالیٰ اسے آسان نہ بنائے۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نہایت ہلکی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اے بھتیجے! کیا تمہیں اپنے رب عزوجل کے پاس کوئی حاجت و ضرورت نہیں ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اپنی نماز میں ہر چیز کا سوال کرتا ہوں، حتیٰ کہ نمک کا بھی۔“

یہ تھے سلف صالحین جو نماز کے لحظات تک کو ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور ان لحظات کو نہایت قیمتی لحظات میں شمار کرتے تھے۔ کیونکہ وہ اس بات کی معرفت تامہ رکھتے تھے کہ وہ اس ذات کے سامنے کھڑے ہیں جس سے مسائل پوشیدہ نہیں ہیں۔ لہذا اے میرے برادر! آپ اس بات سے ہوشیار رہیں کہ آپ اس عظیم ثمرہ سے غفلت برتنے والوں میں شمار ہو جائیں۔

☆ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے: اے میرے مسلمان برادر! نماز طاعت و بندگی بجالانے اور برائیوں سے دور رکھنے کا بہترین داعی و سبب ہے۔

اے میرے بھائی! آپ نے دن رات میں اللہ کی طرف پوری توجہ کے ساتھ اس کی خوشنودی کے لئے پانچ مرتبہ نماز ادا کی ہے، اس کا آپ پر کیا اثر پڑا ہے؟ کیا آپ کی نماز نے آپ کو بے حیائی اور برائیوں سے روک دیا ہے؟ یقیناً نماز کے عظیم ترین ثمرات میں مصلیٰ کو بے حیائی اور برائی سے روک دینا ہے۔ ارشاد الہی ہے: ﴿أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ﴾ (العنکبوت: ۴۵) ”جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے،

اور نماز قائم کریں۔ یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اور بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نماز کے اندر اللہ تعالیٰ کی معصیتوں سے روکنے اور باز رکھنے کا بڑا سامان موجود ہے۔“

ابوالعالیہ نے فرمایا: ”نماز کے اندر تین باتیں ہوتی ہیں: ایک اخلاص، دوسری خشیت، تیسری اللہ کا ذکر۔ لہذا جس نماز میں یہ تین باتیں موجود نہ ہوں وہ نماز ہی نہیں ہے۔ اخلاص اسے معروف کام کا حکم دیتا ہے، خشیت اسے برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر قرآن مجید ہے جو اسے امر و نہی جیسے واجب سے نوازتا رہتا ہے۔“

میرے پیارے بھائی! آپ اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے، کیونکہ کتنے مصلیٰ ہیں جن کی نماز فقط حرکات و افعال اور اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ کام کی نہیں ہوتی، لہذا ایسے مصلیوں کو آپ دیکھیں گے کہ گناہ و معاصی میں گرفتار ہوتے ہیں اور انہیں ان گناہوں سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔

کیا اس جیسے لوگ اپنی نماز سے کچھ فائدہ حاصل کرتے ہیں؟

اور کیا اس جیسے لوگوں کو ان کی نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے؟

اے نماز کے ثمرات سے غفلت برتنے والے! آپ یاد رکھیں کہ آپ کی نماز گناہوں کے علاج و دوا سے کہیں بہتر ہے۔ اور جس شخص کو اس کی نماز معاصی سے نہیں روکتی، اسے اپنے نفس کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہئے، نیز اپنی نماز پر کڑی نظر رکھنی چاہئے، اگر اس میں کوئی عیب نظر آئے تو اس کی اصلاح کر لینی چاہئے۔

اے میرے مسلمان بھائی! یہ ہیں نماز کے بعض ثمرات و فوائد جنہیں مصلیٰ اپنی نماز کے ثمر سے چنتا ہے، شرط یہ ہے کہ اسے کامل طور پر ادا کی گئی ہو۔

لیکن یہاں ایک لمحہ محاسبہ کے لئے توقف کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے: کس بنا پر بہت سارے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ نماز کے ان ثمرات سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں؟ یقیناً بہت سارے حضرات ایسے ہیں جو نماز کے ان ثمرات سے نفع نہیں اٹھاتے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی اپنے آپ سے یہ سوال کیا کہ: کس سبب سے ہم نماز کے ثمرات سے مستفید نہیں ہو پارہے ہیں؟

اس سوال کے جواب سے پہلے آپ ایک لمحہ کے لئے ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر توقف کریں: ﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ، الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ ”ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے، جو اپنی نماز سے غافل ہیں“۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ”یعنی جو لوگ نماز کو اپنے وقت سے موخر کر کے پڑھتے ہیں“۔ موصوف نے مزید فرمایا: ”مصلیٰ کی یہی قسم ہے جو اگر نماز پڑھے تو اسے اس کے اجر و ثواب کی کچھ امید نہیں ہوتی، اور اگر وہ ترک نماز کا ارتکاب کرے تو اس پر اسے عقاب و سزا کا خوف نہیں ہوتا“۔

ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: ”وہ وقت کی پابندی کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور نہ رکوع و سجدہ کو مکمل ادا کرتے ہیں“۔

یقیناً نماز کے ثمرات سے فائدہ حاصل نہ ہونے کے واضح ترین اسباب میں ایک اسے وقت سے موخر کر کے پڑھنے، یا رکوع و سجدہ کو مکمل ادا نہ کرنے کے سبب ضائع کرنا بھی ہے۔ اور یہ اکثر مصلیوں کا حال ہے جو نماز کے ثمرات سے مستفید نہیں ہوتے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جو اوقات نماز کی محافظت نہیں کرتا، وہ نماز کی بھی حفاظت نہیں کرتا، نیز جو وضو، رکوع اور سجدہ کی حفاظت نہیں کرتا، وہ نماز کی بھی حفاظت نہیں

کرتا اور جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا، اس نے اسے ضائع کر دیا۔ اور جو نماز کو ضائع کرے، وہ دیگر فرائض کو مزید ضائع کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح جو نماز کی حفاظت کرے وہ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو نماز نہیں پڑھتا،‘۔

میرے مسلمان بھائی! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہمیشہ سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھتا ہے، نیز عصر کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا ہے، نیز عشاء کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتا ہے، اس کے علاوہ رکوع، سجدہ اور خشوع و خضوع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا؟ کیا ایسا شخص نماز کے ثمرات سے نفع اٹھا سکتا ہے؟

یہ اکثر ان لوگوں کی آفت و مصیبت ہے جو اپنی نمازوں کے ثمرات کو نہیں چنتے! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”آدمی کے دونوں کنپٹیوں کے بال سفید ہو جاتے ہیں اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک نماز بھی مکمل نہیں پڑھی،‘۔ دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ”نہ وہ خشوع و خضوع کو پورا کرتا ہے اور نہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف مکمل توجہ و دھیان لگاتا ہے،‘۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع و سجدہ کو مکمل ڈھنگ سے ادا نہیں کر رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: ”تم نے نماز نہیں پڑھی، اور اگر تم اس حال میں مرجاؤ تو تمہاری موت اس فطرت کے علاوہ پر ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے،‘۔

میرے پیارے بھائی! نماز کے ثمرات کو صرف وہی شخص چن سکتا ہے جو اس کی ادائیگی میں اخلاص کا پیکر ہو، جیسے کاشتکار اپنی کھیتی کے پھل کو اس صورت میں کاٹ سکتا ہے جب وہ کھیت کی جو تائی، سینچائی اور اس پر خصوصی توجہ دے۔ اسی طرح اے نمازی! آپ پر بھی اپنی نماز کو مکمل طریقہ پر ادا کرنا، خالص اور سچی نیت کے ساتھ نماز پر مکمل توجہ و دھیان صرف کرنا ضروری

ہے۔ اس دن آپ کا شمار ان لوگوں میں ہو جائے گا جو اپنی نمازوں کے ثمرات کاٹتے ہیں اور اس کی حلاوت و شیرینی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

لہذا اے میرے پیارے بھائی! آپ غلامانہ نماز پڑھئے اور اس ذات اقدس کی عظمتِ شان کو متحضر کیجئے جس کے سامنے آپ کھڑے ہیں، انشاء اللہ العزیز آپ کا میا بی سے ہمکنار ہوں گے اور آپ نماز کے پھلوں کو توڑنے والوں میں شمار ہو جائیں گے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ .

ترجمانی

مشتاق احمد کریمی

داعی و مترجم مکتب توعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

انٹرنیٹ سیکشن

mushtaqueahmadkarimi@indiatimes.com